رجسٹرڈ ایل نمبر ۷

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

شرح قیمت جو ہر حال مین پیشگی لی جائے گی؟

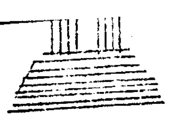
عوام سے	(صر)
خواص سے	(عنہ)
ہندوستان سے باہر	(ستے)
غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے	سے ۱۲

تاریخہائے اشاعت
۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

الحکم

اڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو کز آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی



نمبر ۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ - مارچ ۱۹۱۰ء مطابق ۲۷ صفر ۱۳۲۸ھ | جلد ۱۴

الحکم کی مفت اشاعت کا سلسلہ

الحکم کی مفت اشاعت کی تحریک مین خدا تعالی کے فضل سے کامیابی ہو رہی ہے۔ اور احباب کا عملی طور پر اس تحریک مین حصہ لینا بتا رہا ہے کہ وہ الحکم کے لئے اپنے دل مین کیسی محبت اور جوش رکھتے ہین اگرچہ یہہ رفتار بہت دہیمی ہے۔ مگر مین کسی صورت مین غیر تسلی بخش نہین سمجہتا اور اگر مین ایسا کرون (خدا نہ کرے) تو مجہہ سے بڑہکر کون ناشکری کے خطا کا مرتکب ہوگا۔ وہ قوم جسکو مختلف قسم کے چندون کے لئے ہر وقت طیار رہنا پڑتا ہے مختلف اخبارات اور رسالجات کی مختلف تحریکون پر کام کرنا پڑتا ہے۔ انکا الحکم کیساتہہ اس تحریک پر اس خصوصیت سے حصہ لینا خاص فضل الہی کا نمایان نشان ہے۔ اور الحکم کے لئے باعث افتخار ہے۔ اپنی قوم سے ایک ہزار مفت پرچون کا چندہ مانگا ہے۔ یا دوسرے الفاظ مین ان سے اڑہائی ہزار روپیہ مانگا ہے۔ اور مین خدا کے فضل سے یقین کرتا ہون کہ یہ تعداد پوری کر دیجائیگی۔ ۴ مارچ سنہ تک جن بزرگون نے اس مد مین روپیہ دیدیا ہے۔ اسکی تفصیل یہہ ہے

(۱) سابقہ	۴۷
(۲) مولوی غلام اکبر خان صاحب چیف کورٹ	(۱)
(۳) منشی الہی بخش صاحب سلوتری	(۱)
(۴) میان غلام رسول صاحب انسپکٹر	(۱)
(۵) خانصاحب محمد حسین خانصاحب ناظم انہار	(۱)
(۶) میان عبداللہ صاحب ٹہیکہ دار	(۱)
(۷) منشی رفیع اللہ خان صاحب انسپکٹر	(۱)
(۸) ایک نیکدل خاتون	(۱)

میزان کل ۵۴

بقایا ۹۴۶ - سرپرستان الحکم کو ابہی ۹۴۶ پرچون کی قیمت داخل کرنی ہے اس تعداد کو جلد تر پورا کرنا چاہئیے

توسیع اشاعت الحکم کے متعلق اس ہفتہ کی رپورٹ

نہایت مختصر ہے بابو محمد اکبر خان صاحب نے پہر ایک اور خریدار بہیجا ہے۔ اور منشی ولی محمد خان صاحب ایک خریدار۔

اس ہفتہ سے مفت اشاعت کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ بعض دوستون نے جو الحکم کی ترقی کیساتہہ خاص دلچسپی رکہتے ہین یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ جن لوگون کے نام الحکم مفت جاری کیا جاوے کم از کم ان سے محصولڈاک لیا جاوے اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ مفت اخبار لینے والے دوسرے مستحق لوگون کے لئے اسطرح پر گنجائش نکل آئیگی مین اس تجویز کو الحکم کی ترقی اشاعت کے سلسلہ کے لئے نہایت مفید خیال کرتا ہون مگر سردست اسپر عملدرآمد کرنیکے لئے مین متامل ہون اسلئے آخر مئی ۱۹۱۰ء تک یہ پرچے جن لوگون کے نام مفت جاری کئے جاتے ہین اور جنکی درخواستین دفتر مین آ رہی ہین۔ ایک حصہ بہی انسے لئے مدتا انکے نام جاری رہینگے تین ماہ کے بعد یا تو ان مفت پرچون کے بجائے پہر اور لوگون کو تین ماہ تک مستفید ہونیکا موقعہ دیا جائیگا انشاءاللہ العزیز یا ان میں سے بعض یا کل سے صرف محصولڈاک لیکر باقی نو مہینے کے لئے ان پرچون کو جاری رکہا جائیگا بہرحال یہ طریق انشاءاللہ نتیجہ خیز اور مفید ہوگا۔ اور بہت سے لوگ اس سے فائدہ اٹہا سکینگے۔ الحکم کے مربی اور سرپرست اس مجوزہ تعداد کو پورا کرنیکے لیئے

(مطبع انوار احمدیہ قادیان مین باہتمام شیخ یعقوب علی صاحب مالک و ایڈیٹر کے چہپا)

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود مغفور

نجات کی حقیقت

یہہ بات نہایت صاف اور ظاہر ہے کہ چونکہ انسان خدا کے لیئے پیدا کیا گیا ہے۔ اسلیئے اس کا تمام آرام اور ساری خوشحالی صرف اسی مین ہے کہ وہ سارا خدا کا ہی ہو جاوے اور حقیقی راحت کبھی ظاہر نہین ہو سکتی جبتک انسان اس حقیقی رشتہ کو جو اسکو خدا سے ہی ممکن توت سے حیز فعل مین نہ لاوے لیکن جب انسان خدا سے موہنہ پھیر لیوے تو اسکی مثال ایسی ہو جاتی ہے جیسا کہ کوئی شخص اُن کھڑکیون کو بند کر دیوے جو آفتاب کی طرف تھین اور کچھہ شک نہین کہ اُن کے بند کرنیکے ساتھہ ہی ساری کوٹھریون مین اندھیرا پھیل جائیگا اور وہ روشنی جو محض آفتاب سے ملتی ہے۔ یک لخت دور ہو کر ظلمت پیدا ہو جائے گی اور وہی ظلمت ہے جو ضلالت اور جہنم سے تعبیر پاتی ہے۔ کیونکہ دکھونکی وہی جڑ ہے اور اس ظلمت کا دور ہونا اور اس جہنم سے نجات پانا اگر قانون قدرت کے طریق پر تلاش کیجائے تو کسی کے مصلوب کرنیکی حاجت نہین بلکہ وہی کھڑکیان کھول دینی چاہیئن جو ظلمت کی باعث ہوئی تھین کیا کوئی یقین کر سکتا ہے کہ ہم درحالیکہ نور پانیکی کھڑکیون کے بند رکھنے پر اصرار کرین کسی روشنی کو پا سکتے ہین؟ ہرگز نہین سو گناہ کا معاف ہونا کوئی قصہ کہانی نہین جس کا ظہور کسی آئندہ زندگی پر موقوف ہو اور یہہ بھی نہین کہ یہ امور محض بے حقیقت اور مجازی گورنمنٹون کی نافرمانیون اور تقصیر بخشی کے رنگ مین ہین بلکہ اسوقت انسان کو مجرم یا گنہگار کہا جاتا ہے۔ کہ جب وہ خدا سے اعراض کر کے اس روشنی کے مقابلہ سے پرے ہٹ جاتا۔ اور اس جگہ سے ادہر اُدہر ہو جاتا ہے جو خدا سے اترتی اور نور بنکر نازل ہوتی ہے اسی حالت موجودہ کا نام خدا کی کلام مین جناح ہے جسکو پادریوں نے مبدل کر کے گناہ بنا لیا ہے۔ اور جناح جو اسکا مقصد ہے۔ اسکے معنی ہین میل کرنا اور اصل مرکز سے ہٹ جانا پس اسکا نام جناح یعنی گناہ اسلیئے ہوا کہ انسان اعراض کر کے اس مقام کو چھوڑ دیتا ہے جو الٰہی روشنی پڑنے کا مقام ہے۔ اور اس خاص مقام سے دوسری طرف میل کر کے ان نور رون اسپہ نتیون سے دور جا پڑتا ہے۔ جو اس سمت مقابل مین اصل سے گنے ہین ایسا ہی جرم کا لفظ جس کے معنے بہی گناہ ہین جرم سے مشتق ہے۔ اور جرم عربی زبان مین کاٹنے کو کہتے ہین پس جرم کا نام اسلیئے جرم ہوا کہ جرم کا مرتکب اپنے تمام تعلقات خدا تعالیٰ سے کاٹتا ہے اور باعتبار مفہوم کے جرم کا لفظ جناح کے لفظ سے سخت ہے کیونکہ جناح صرف میل کا نام ہے جس مین کسی طرح کا ظلم ہو مگر جرم کا لفظ کسی گناہ پر اسوقت صادق آئیگا کہ جب ایک شخص عمداً خدا کے قانون کو توڑ کر اور اسکے تعلقات کی کچھہ پرواہ نہ رکھکر کسی کردنی امر کا دیدہ و دانستہ ارتکاب کرتا ہو۔

اب جبکہ حقیقی پاکیزگی کی حقیقت یہ ہوئی جو ہمنے بیان کی ہے تو اب اسجگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا وہ گمشدہ انوار جنکو انسان تاریکی سے محبت کر کے کھو بیٹھتا ہے کیا وہ صرف کسی شخص کو مصلوب ماننے سے مل سکتے ہین۔ سو جواب یہ ہے کہ یہ خیال بالکل غلط اور نادرست ہے۔ بلکہ اصل حقیقت یہی ہے کہ ان نورون کے حاصل کرنیکے لیئے قدیم سے قانون قدرت یہی ہے۔ جو ہم ان کھڑکیوں کو کھولدین جو اس آفتاب حقیقی کے سامنے ہین۔ تب وہ کرنین اور شعاعین جو بند کرنیسے گم ہو گئی تہین یکدفعہ پہر پیدا ہو جائینگی دیکھو خدا کا جسمانی قانون قدرت بہی یہی گواہی دے رہا ہے۔ اور کسی ظلمت کو ہم دور نہین کر سکتے۔ جب تک ایسی کھڑکیان نہ کھولدین جس سے سیدہی شعاعین ہمارے گھر مین پڑ سکتی ہین۔ سو ہمین کچھہ شک نہین کہ عقل سلیم کے نزدیک یہی صحیح ہے کہ جو ان کھڑکیوں کو کہولا جائے۔ تب ہم نہ صرف نور کو پائینگے بلکہ اس مبدأ انوار کو بہی دیکھہ لین گے۔ غرض گناہ اور غفلت کی تاریکی دور کرنیکے لیئے نور کا پانا ضروری ہے۔ اسی کی طرف اللہ جل شانہ اشارہ کر کے فرماتا ہے۔ من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ و اضل سبیلا۔ یعنے جو شخص اس جہان مین اندھا ہو وہ اس دوسرے جہان میں بہی اندھا ہی ہو گا بلکہ اندھون سے بدتر یعنے خدا کے دیکھنے کی آنکھیں اور اسکے دریافت کرنے کے حواس اسی جہان سے ملتے ہین جسکو اس جہان میں نہین ملے اسکو دوسرے جہان مین بہی نہین ملینگے راستباز جو قیامت کے دن خدا کو دیکھینگے وہ اسی جگہ سے دیکھنے والے حواس ساتہہ لیجا ئینگے اور جو شخص اسجگہ خدا کی آواز نہین سنیگا وہ اسجگہ بہی نہین سنیگا خدا کو جیسا کہ خدا ہے بغیر کسی غلطی کے پہچاننا اور اسی عالم مین سچے اور صحیح طور پر اسکی ذات اور صفات کی معرفت حاصل کرنا یہی تمام روشنی کا مبدء ہے اسی مقام سے ظاہر ہے کہ جن لوگونکا یہہ مذہب ہے کہ خدا پر بہی موت اور دکھہ اور مصیبت اور جہالت وارد ہوتی ہے۔ اور وہ ان ہی کرکہیں پاکیزگی اور رحمت اور علم حق سے محروم ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگ گویا تہہ کے گڑھے میں پڑے ہوئے ہین اور سچے علوم اور حقیقی معارف جو درحقیقت مدار نجات ہین ان سے وہ لوگ درحقیقت بیخبر ہین نجات کا مفت ملنا اور اعمال کو غیر ضروری ٹھہرانا جو عیسائیوں کا خیال ہے یہ انکی سراسر غلطی ہے۔ اسکے نرضی خدا نے بہی چالیس روزے رکھے تہے اور وہ موسیٰ نے کوہ سینا پر روزے رکھے پس اگر اعمال کچھہ چیز نہین ہین تو یہ دونون بزرگ اس بیہودہ کام مین کیون پڑے جبکہ ہم دیکھتے ہین کہ خدا تعالیٰ بدی سے سخت بیزار ہے۔ تو ہمین اس سے سمجھہ آتا ہے کہ وہ نیکی کرنے سے نہایت درجہ خوش ہوتا ہے پس اس صورت مین نیکی بدی کا کفارہ ٹھہرتی ہے۔ اور جب ایک انسان بدی کرنیکے بعد ایسی نیکی بجالایا جس سے خدا تعالیٰ خوش ہو تو ضرور ہے۔ کہ پہلی بات موقوف ہو کر دوسری بات قائم ہو جائے۔ ورنہ خلاف عدل ہوگا اسی کے مطابق اللہ جلشانہ قرآن شریف مین فرماتا ہے۔ ان الحسنات یذھبن السیئات یعنے نیکیان بدیون کو دور کر دیتی ہین ہم یون بہی کہ سکتے ہین کہ بدی میں ایک زہریلی خاصیت ہے کہ وہ ہلاکت تک پہنچاتی ہے اسی طرح ہمین ماننا پڑتا ہے کہ نیکی میں ایک تریاقی خاصیت ہے کہ وہ موت سے بچاتی ہے۔ مثلاً گہر کے تمام دروازونکو بند کر دینا یہ ایک بدی ہے جسکی لازمی تاثیر یہ ہے کہ اندھیرا ہو جائے۔ پہر اسکے مقابل پر یہ ہے کہ گھر کا دروازہ جو آفتاب

کی طرف سے کہولا جائے - اور یہ ایک نکتہ ہے جسکی الازمی صحت ہے کہ گہر کے اندر گم شدہ روشنی واپس آ جائے یا ہم بتبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں - کہ عذاب ایک سلبی چیز ہے - کیونکہ راحت کی نفی کا نام عذاب ہے - اور نجات ایک ایجابی چیز ہے - یعنی راحت اور خوشحالی کے دوبارہ حاصل ہو جانے کا نام نجات ہے پس جیسا کہ ظلمت عدم وجود روشنی کا نام ہے ایسا ہی عذاب عدم وجود خوشحالی کا نام ہے - مثلاً بیماری اس حالت کا نام ہے کہ جب حالت انسانی طبیعت پر نہ رہے - اور صحت اس حالت کا نام ہے - کہ جب امور طبعیہ اپنی اصلی حالت کی طرف عود کریں سو جب انسان کی روحانی حالت مجری طبعی سے ادہر اودہر کہسک جائے اسی اختلال کا نام عذاب ہے - اور جیسا کہ دیکھا جاتا ہے - کہ جب کوئی عضو مثلاً ہاتھ یا پیر اپنی محل سے اتر جائے تو اسی وقت درد شروع ہو جاتا ہے - اور وہ عضو اپنی خدمات مفوضہ کو بجا نہیں لا سکتا - اور اگر اسی حالت پر چہوڑا جائے تو رفتہ رفتہ بیکار یا متعفن ہو کر گر جاتا ہے - اور بسا اوقات اسکی ہمسایگی سے دوسرے اعضا کے بگڑنے کا بہی اندیشہ ہوتا ہے - اور یہ درد جو اس عضو میں پیدا ہوتا ہے - یہ باہر سے نہیں آتا - بلکہ فطرتاً اسکی اس خراب حالت کو لازم پڑا ہوا ہے ایسا ہی عذاب کی حالت ہے کہ جب فطرتی دین سے انسان الگ ہو جائے - اور حالت استقامت سے گر جائے تو عذاب شروع ہو جاتا ہے - گو ایک جاہل جو غفلت کی بیہوشی میں پڑا ہوا ہے اس عذاب کا احساس نہ کرے - اور ایسی حالت میں ایسا بگڑا ہوا نفس روحانی خدمات کے لائق نہیں رہتا - اور اگر اسی حالت میں ایک مدت تک رہے تو بالکل بیکار ہو جاتا ہے - اور اسکی ہمسایگی دوسروں کو بہی معرض خطر میں ڈالتی ہے - اور وہ عذاب جو اسپر وارد ہوتا ہے - باہر سے نہیں آتا بلکہ وہی حالت اسکی اس عذاب کو پیدا کرتی ہے - بیشک عذاب خدا کا فعل ہے - مگر اس طرح کا مثلاً ایک انسان سم الفار کو وزن کافی تک کہالے - تو خدا تعالیٰ اسکو مار دیتا ہے - یا مثلاً جب ایک انسان اپنی کوٹھڑی کے تمام دروازے بند کر دے - تو خدا تعالیٰ اس گہر میں اندہیرا پیدا کر دیتا ہے - یا اگر مثلاً ایک انسان اپنی زبان کو کاٹ ڈالے تو خدا تعالیٰ قوت گویائی اس سے چہین لیتا ہے - یہ سب خدا تعالیٰ کے فعل ہیں جو انسان کے فعل کے بعد پیدا ہوتے ہیں ایسا ہی عذاب دینا خدا تعالیٰ کا فعل ہے - جو انسان کے اپنے ہی فعل سے پیدا ہوتا اور اسی میں جوش مارتا ہے - اسی کی طرف اللہ جلشانہ اشارہ فرماتا ہے - **نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ** یعنی خدا کا عذاب ایک عذاب ہے جسکو خدا بہڑکاتا ہے - اور پہلا شعلہ اسکا انسان کے اپنے دل سے ہی اٹہتا ہے - یعنی جڑ اسکی انسان کا اپنا ہی دل ہے اور دل کے ناپاک خیالات اس جہنم کے ہیزم ہیں پس جبکہ عذاب کا اصل تخم اپنے وجود کی ہی ناپاکی ہے جو عذاب کی صورت پر متمثل ہوتی ہے - تو اس سے ماننا پڑتا ہے کہ وہ چیز جو اس عذاب کو دور کرتی ہے - وہ راستبازی اور پاکیزگی ہے - اور ہم ابہی لکہ چکے ہیں کہ عذاب ایک سلبی چیز ہے کیونکہ راحت اور آرام ایک طبعی امر ہے - اور اسکے زوال کا نام عذاب ہے اور قانون قدرت گواہی دیتا ہے کہ ہمیشہ امر سلبی امر ایجابی کے پیدا ہونے سے دور ہو جاتا ہے - مثلاً کوٹہڑی کے دروازے بند کرنے سے جو ایک تاریکی پیدا ہوتی ہے - یہ ایک امر سلبی ہے - اور اسکا پہلا اور سیدہا علاج یہ ہے - کہ آفتاب کے سمت کے دروازے کہولدیئے جائیں - اور دروازہ کہولنا ایک ایجابی امر ہے -

حیات نور

مینے خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق پر بہروسہ کرکے ارادہ کیا ہے کہ میں حضرت **امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی سیدنا نور الدین** ایدہ اللہ بروح الامین کے واقعات وحالات زندگی کو الحکم کے ذریعہ سے شایع کرودں اگرچہ اس قسم کی لائف (حیات) بصورت کتاب شایع ہونی چاہیئے لیکن جب میں اپنی مصروفیت اور دوسرے اسباب پر غور کرتا ہوں تو میں ازبس ضروری سمجہتا ہوں - کہ یہ سیرۃ جسکو

حیات نور

کے نام سے ملقب کرتا ہوں الحکم ہی کے ذریعہ شایع کیجاوے اس سے پیشتر مینے حضرت مسیح موعود مغفور اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی سوانح عمریاں شایع کرنیکا اعلان کیا تہا - اور اب تک مجہے موقعہ نہیں مل سکا کہ اس عہد کو پورا کروں - ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے متوقع ہوں کہ توفیق ملگئی تو نہ صرف یہ دو سوانح عمریاں بلکہ **سیرۃ الرسول** علیہ الصلوٰۃ والسلام بہی لکہنے کی آرزو ہے اور اگر مجہے یہ سعادت عملی طور پر نہ بہی ملی تو بہی میں اپنی اس نیت کے لیئے ماجور ہونیکی امید رکہتا ہوں -

بہرحال مینے پسند کیا کہ سب سے اول حضرت **امیر المومنین نور الدین** کی حیات شایع کروں اور اسکے لیئے خدا تعالیٰ نے خوش قسمتی سے موقعہ دیا ہے - کہ حضرت **امیر المومنین مدظلہ العالی** کی زندگی کے واقعات کا خود حضرت ہی کی زبان اور تحریروں سے پتہ لگ سکتا ہے - پس مینے وقت کو غنیمت سمجہکر اسے توکلاً علی اللہ شروع کر دیا ہے - اور خدا کے فضل سے امید کرنی چاہتا ہوں کہ یہ باحسن وجوہ پوری ہو آغاز کردہ ام تو رسانی بہ انتہا -

اخبار ہی کے صفحات میں سے ایک ورق خاص اس مطلب کیلیئے لیا جاتا ہے - لیکن اگر سرپرستان الحکم نے توجہ فرمائی اور اپنے محبوب مطاع اور خلیفۃ المسیح کے حالات زندگی سے پوری دلچسپی ظاہر کی جسکی یقیناً امید ہے کہ الحکم میں ایک ورق کی بجائے دو ورق مخصوص کر دیئے جائینگے مگر یہ منحصر ہوگا اس امر پر کہ **ناظرین الحکم** ۳۰۰ جدید خریدار الحکم کے لیئے ایسے دیدیں جو پانچ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں یا ان زاید **اخراجات** کے لیئے جو بہ **صفحے** اور بڑہانے سے ہونگے پورا کرنیکی سبیل ہو جائے ورنہ یہ ایک ورق تو انشاء اللہ شایع ہوتا رہیگا - وباللہ التوفیق -

حیات نور آج کے الحکم کیساتہ دوسری جگہ شایع ہونی شروع ہوتی ہے ناظرین اسکو سنبہال کر رکہیں +

بخدمت مکرم جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الحکم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ براہ نوازش مندرجہ ذیل اطلاع اخبار الحکم کے گوشہ میں دیکر ممنون فرمادیں - خریداران ریویو کی خدمت میں گزارش ہے کہ جن جن خریداران کی قیمت سال ۱۹۱۰ء کی وصول نہیں ہوئی انکی خدمت میں اپریل ۱۹۱۰ء کا رسالہ بذریعہ وی پی حاضر ہوگا - جو احباب جلسہ پر قیمت ادا کرنا چاہیں انکو ضروری ہے - کہ وہ معہ اپنے نمبر خریداری کے دفتر محاسب ہیں اطلاع دیدیں تاکہ انکے نام وی پی نہ ہووے ورنہ سب خریدار وی پی کے وصولی کے لیئے طیار رہیں والسلام - محمد صادق محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

الانذار

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح کا اعلان

اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو تا کہ تم پر رحم کیا جاوے

حضرت خلیفۃ المسیح کا تاکیدی فرمان درس میں اور دوسرے وقتوں میں

ان ایام میں اللہ تعالیٰ کے قہری نشانات کس زور سے ظاہر ہو کر مخلوق کو خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے اور اپنے اعمال کو سنوارنے کے لیے بار بار بیدار کر رہے ہیں ایران یونان وسط ایشیا اٹلی سسلی اور امریکہ کے پے درپے زلازل حیدر آباد اور پیرس کے تباہ کن سیلاب متفرق مقامات کے طوفان اور جہازوں کی غرقیابیاں کسقدر عبرتناک ہولناک نقشہ انسانوں کے سامنے پیش کر رہی ہیں غیر تو ان باتوں کو سمجھیں یا نہ سمجھیں پر مسلمانوں کی مقدس کتاب نے ان واقعات کو آیات اور نشانات کے نام سے پکارا ہے پس مت خیال کرو کہ یہ معمولی باتیں ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرعون کے متعلق فرمایا ہے۔ فارسلنا علیہم الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم آیٰت مفصلٰت فاستکبروا وکانوا قوماً مجرمین۔ پس ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈک اور لہو یہ سب نشانات جدا جدا آئے پس انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم قوم تھی ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عذاب اسواسطے آتا ہے کہ لوگ تضرع اختیار کریں طاعون پچھلے سالوں میں کچھ کم تھی مگر اب پھر اسکا زور ہوتا جاتا ہے چاہیئے کہ لوگ ان باتوں کو سمجھیں تکبر اور شیخی سے باز آجاویں نیکی کی طرف قدم بڑھاویں اور خدا تعالیٰ سے اپنے گناہوں کو بخشوائیں اور خدا کے مقدس بندوں کے حق میں بیباکی سے مونہہ نہ کھولیں۔ یہ ایک نصیحت ہے جو سننے والوں کو سنائی جاتی ہے چاہیئے کہ اخبار پڑھنے والے حتی الوسع آگے دوسروں تک پہنچاویں والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

طاعون سے حفاظت کی دعا

حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ یہ دعائیں نماز فجر و شام کے بعد بالالتزام پڑھی جاویں۔ بِاسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ تین بار انشاء اللہ طاعون سے محفوظ رہیں۔

ارشاد امیر

علاج طاعون:۔ فرمایا۔ میری طرف مختلف علاقوں سے خط آرہے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے طاعون بڑی سرعت و شدت کیساتھ ترقی کر رہا ہے اسلئے تم (۱) بہت استغفار کرو۔ بہت استغفار کرو (۲) گھروں میں دعا کرنیکی عادت ڈالو اور اپنے گھروں کے لوگوں کو بھی دعا و استغفار کی تاکید کرو (۳) حسب استطاعت مالی خیرات کرو (۴) باطنی صفائی کیساتھ ظاہری صفائی کی طرف کامل توجہ کرو۔ مکانوں کو اور گھروں کے اسباب کو بہت صاف رکھو (۵) چوہوں کے دفعیہ کی تدابیر عمل میں لاؤ۔ غالباً اسی کی راہ سے یہ مرض پھیلتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ بڑا فاسق ہے

سالانہ جلسہ کے متعلق چند ہدایات

(۱) صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷ مارچ کو قرار پایا ہے ۲۴ - مارچ اور ۲۸ مارچ بھی تعطیل کے دن ہیں مگر یہ آمد و رفت کے لیئے رہنے چاہئیں ۲۵ - مارچ کو جمعہ ہے۔ سب احباب کو کوشش کرنی چاہیئے کہ جمعہ میں شامل ہوں تا کہ نماز جمعہ کے بعد باقاعدہ کارروائی جلسہ کی شروع ہو جاوے گویا ۲۴ کی شام یا ۲۵ کی صبح کو پہنچ جانا چاہیئے

(۲) جلسہ کے لیئے حکام ریلوے نے حسب ذیل رعایت منظور کی ہے۔ یعنے صرف تیسرے درجہ کے مسافروں کے لیئے جنکا ریلوے سٹیشن بٹالہ سے سو میل سے زیادہ فاصلہ پر ہو یہ رعایت ہوگی کہ جتنا کرایہ معمولی طور پر تیسرے درجہ کا دینا پڑتا ہے اس سے ڈیوڑھا کرایہ دیکر آمد و رفت کا ٹکٹ مل سکیگا درمیانہ درجہ کے لیئے کوئی رعایت نہ ہوگی یوں سمجھنا چاہیئے کہ جن لوگوں کو اپنے سٹیشن سے بٹالہ تک تیسرے درجہ کا کرایہ عموماً عہ۱۲ یا اس سے زیادہ پڑتا ہے ان کے سٹیشن بٹالہ سے سو میل سے زیادہ فاصلہ پر ہیں اور وہی لوگ رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو بہاولپور یا اس سے پرلے سٹیشنوں مثلاً لدھووال لودیانہ وغیرہ سے سوار ہوں۔ پشاور لائن پر گجرانوالہ بٹالہ سے ۹۰ میل ہے پس گجرانوالہ اور اس سے ورلی طرف کے سٹیشنوں سے سوار ہونیوالے رعایت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ بلکہ گجرانوالہ سے پرلے سٹیشن جیسے راہوالی یا گکھڑ وزیر آباد وغیرہ سے چڑہنے والے رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ شاہدرہ لائلپور لائن پر لائلپور بٹالہ سے ۱۴۰ میل اور سانگلہ ۱۱۴ میل ہے۔ پس ان سٹیشنوں سے سوار ہونیوالے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور ایسا ہی مومن پور ڈھابان سنگھ کے سٹیشنوں سے سوار ہونیوالے احباب بھی رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں مگر ڈھابان سنگھ سے ورلے سٹیشنوں والے رعایت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے فیروزپور کی طرف سے فیروزپور بٹالہ سے ۱۱۲ میل ہے پس فیروزپور گنڈا سنگھ سٹیشنوں سے سوار ہونیوالے احباب رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں مگر قصور ۱۰۰ میل کے اندر ہے اس سے سوار ہونیوالوں کو رعایت سے فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

کنسشن سرٹیفکیٹ عنقریب چھپ جائینگے ان کے لیئے درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں ایک سرٹیفکیٹ صرف ایک آدمی کے لیئے کافی ہوگا۔

(۳) چونکہ ایسے بڑے مجمع میں ہر قسم کے انتظام کے لیئے قبل از وقت فکر کرنا ضروری ہوتا ہے لہذا سب احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ جو صاحب جلسہ میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ بہت جلد دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔ جہاں انجمنیں ہیں اگر وہ کل آنیوالوں کا اندازہ کر کے اطلاع دیں تو اور بھی مفید ہوگا۔

(۴) چونکہ ایام جلسہ زیادہ سردی کے ایام نہیں اسلیئے جو انتظام بٹالہ میں بستر وغیرہ چھکڑوں پر لانیکا علیحدہ گذشتہ میں کیا گیا تھا۔ امسال اسکی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ اگر بیرونی احباب اسکی ضرورت سمجھیں تو وہ اطلاع دیں۔

(۵) اخراجات جلسہ کے لیئے میں پھر انجمنوں کو توجہ دلاتا ہوں کیونکہ لنگر خانہ بہت ہی مقروض ہے۔ بہت جلد کافی رقوم سے مدد کیجاوے اور علاوہ اسکے اگر سال گذشتہ کی طرح ہر ایک دوست ایک پیسہ جلسہ کے موقعہ پر ان اخراجات میں بطور اعانت دیوے تو امید ہے کہ خرچ پورا ہو جائیگا۔

(۶) تعمیر کا چندہ جسقدر نقد ہو سکے وہ بھی جلسہ پر ساتھ لاویں امید ہے اس وقت تک بہت سے مکانات کی بنیادیں تیار ہو چکی ہونگی۔

خاکسار محمد علی۔ سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان ۲۴ فروری ۱۹۱۰ء

حیاتِ نور یعنی امیر المومنین سیّدنا نور الدّین (مدظلہ العالی) کے حالاتِ زندگی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم ۝

مقدّمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدِنِ الْاَمِیْنِ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَخُلَفَائِہِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ ۝

مین نے ان اوراق مین حضرت امیر المومنین سیدنا نور الدّین کے حالات زندگی کے لکھنے کا ارادہ کیا ہے۔ لیکن اس سے بیشتر کہ آپ کے واقعات زندگی تحریر کرون مین اس مقدمہ مین سوانحعمری کے فلسفہ پر کچھ بحث کرنی چاہتا ہون اس خیال سے کہ **حیات نور** کے پڑھنے والون کو معلوم ہو جائے کہ یہ **لائف** کس اصول پر لکھی گئی ہے۔

قرآن کریم کا اسلوب

انسانی فطرت ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ دوسرون کے حالات سے متاثر ہوئے بغیر نہین رہتی اور یہ ایک زبردست صداقت ہے جسپر کسی فلسفیانہ بحث کی حاجت نہین ہے۔ قرآن کریم چونکہ اللہ تعالیٰ کی کامل کتاب ہے اس نے مخلوقات کی ہدایت کے لئے ہر موثر اور مفید طریق کو اختیار کیا ہے۔ اوّل نیک اور بد اعمال کی تفصیل بتائی پھر ان کے نتائج اور ثمرات سے آگاہ کیا اور بالآخر ان لوگون کے حالات بتائے جنھون نے نیک یا بد اعمال اختیار کئے اور انکے ثمرات اور نتائج سے دُکھ یا سکھ اٹھایا۔ کیونکہ نیک اخلاق اور نیک اعمال کی طرف متوجہ اور شائل ہونیکے لئے قصص کو بڑا دخل ہے۔ یہانتک کہ جو لوگ ناول اور فسانے پڑھتے ہین۔ وہ بھی ان فرضی اور خیالی قصون سے متاثر ہوئے بغیر نہین رہتے۔ اسلئے کہ اصلاح **چلن** اور تبدیل اخلاق کے لئے یہ ایک **علمی** ذریعہ ہے اور جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ کسی نہ کسی رنگ مین **قومون** نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہی وجہ ہے جو قرآن مجید فرماتا ہے۔

اِنَّ ھٰذِہٖ تَذْکِرَۃٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیْلًا ۝

اور مختلف مقامات پر **آیات تذکیر** واقع ہوئی ہین اور ایک خاص اسلوب سوانح کا قرآن کریم نے اختیار کیا ہے جس کے متعلق تفصیلی بحث بکار ہے مگر اتنا ہی یہان کہدینا کافی ہو سکتا ہے۔ کہ قرآن کریم نے کسی شخص یا قوم کے صرف ان **واقعات زندگی** کو لیا ہے جن کے ذریعہ وہ کوئی تعلیم ترغیب یا ترہیب کے رنگ مین دینا چاہتا ہے۔ مثلاً وہ کہتا ہے۔ **واذکر فی الکتٰب ابراھیم انہ کان صدیقا نبیا** ۝ (سورۃ مریم) یعنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعات زندگی پر غور کرو۔ بیشک وہ **راستباز نبی** تھا۔ اب یہان قرآن مجید حضرت ابراہیم کی زندگی کے مسلسل واقعات کا ذکر نہین کرتا وہ نہین بتاتا کہ اس نے کس طرح پر پرورش پائی وہ کہان پیدا ہوا۔ اس زمانہ کے حسب حال انکی تعلیم و تربیت کیونکر ہوئی۔ بلکہ بتاتا ہے کہ وہ **صدیق اور نبی** تھا۔ اتنا کہنے سے **انسان کو راستبازی اور صداقت** کی طرف متوجہ کرنا مقصود تھا اور جسکا انتہائی نقطہ اور معراج یہ ہے۔ کہ انسان کو اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونیکا شرف حاصل ہو جاتا ہے۔ پھر آگے چلکر حضرت ابراہیمؑ کے اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ جو انہیں اپنے **اَب** سے پیش آیا اسے پڑھکر معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب انسان **صداقت** سے پیار کرتا ہے تو اس مین کس طرح پر **سچی حریت** اور آزادی رائے پیدا ہوتی ہے۔ اور قوم اور برادری کا اثر اور ڈر اس کے **سچے عقائد اور خیالات** کو دبا نہین سکتا۔ اسکا ضمیر مر نہین جاتا اور نہ دب سکتا ہے۔ وہ سچائی کے لئے ہان محض **سچائی** کے لئے قوم کو ترک کر دینا آسان سمجھتا ہے۔ بہ نسبت اسکے کہ وہ **خلاف حق** کہے یا سنے پھر اسی ضمن مین بتایا کہ راستبازی اور **صداقت** کو پیار کرنیوالا خواہ وہ **متروک القوم** ہی کیون نہ ہو وہ **ابو الملّتہ** اور **امۃ** بنجاتا ہے غرض اس طرح پر اس واقعہ کو بیان کر دیا۔ اسی طرح پر بہت سے واقعات اور حالات قرآن مجید مین ہین۔ مین ان **احمقون** کی بات پر

منسا کرتا ہوں جو کہتے ہیں کہ کسی ایسی کتاب میں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو قصص نہیں ہونے چاہئیں اسلیئے کہ ایسا نادان معترض انسانی فطرت کا دشمن ہے۔ وہ اپنے بچوں کی تربیت کے لیئے انکے اخلاق کی اصلاح کے لیئے آپ تو پسند کرتا ہے کہ گزشتہ لوگوں کے حالات زندگی بیان کرے اپنی قوم کے اندر کسی خاص جذبہ کو وہ حب وطن کا ہو یا ایثار نفس کا پیدا کرنیکیلئے ایسے آدمیوں کے کارنامے پیش کرنیکیلئے تیار رہتا ہے۔ یہانتک کہ اگر اپنے ملک میں نہ ملیں تو دوسرے ممالک کی قومی تاریخوں سے اقتباس کرنیکو اپنا فرض سمجھتا ہے۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کی کتاب ہدایت اور اصلاح کے اس علمی طریق کو اختیار کرے تو اعتراض کرتا ہے۔ تلک اذا قسمۃ ضیزیٰ۔ ہر قوم اور ہر ملک کی تاریخ اور ہر قوم ہر خاندان اور ہر گھر میں قصہ گوئی کا رواج اس انسانی فطرت کی زبردست دلیل ہے۔ غرض خدا تعالیٰ کی مجید کتاب نے تذکرہ کے اصول کو مدنظر رکھا ہے اور اسلیئے مدنظر رکھا ہے کہ وہ انسانی ہدایت کا ایک علمی ذریعہ ہو۔

مؤثرات اربعہ اگرچہ اوپر کے بیان سے یہ امر سمجھ میں آگیا ہے کہ تذکرہ انسانی فطرت کا ایک خاصہ ہے مگر میں اسی علمی حقیقت کے لطیفہ میں یہ بتانا بھی اپنا فرض جانتا ہوں کہ انسانی قوتوں اور جذبات کے مؤثرات میں مؤثرات اربعہ ہی کو بطور اصل الاصول مانا گیا ہے اور وہ یہ ہیں اول مذہب دوم فلسفہ سوم علم الاخلاق چہارم علم الحیات۔ یہ مؤثرات اپنی اپنی جگہ کام کرتے ہیں اور اصلاح نفس اور تزکیہ قلب میں انکا جدا جدا اثر اور دخل ہے مگر علم الحیات ایک ایسا شعبہ ان مؤثرات کا ہے کہ اس میں قریباً ساری باتیں آجاتی ہیں اور یوں مذہب بھی ایک ایسا اصل ہے کہ وہ بھی سب کا مجموعہ ہوتا ہے۔ اسی بنا پر میں اوپر کسی قدر بحث کر آیا ہوں۔

اس میں شک نہیں کہ مذہب ایک ایسی زبردست قوت اور طاقت ہے کہ وہ افعال الاعضا کے علاوہ مبادی الافعال پر بھی حکومت کرتی ہے لیکن مذہب کو بھی اپنی طاقت اور اثر کو مفید بنانے کے لیئے علم الحیات سے کام لینا پڑتا ہے۔

شاید کسی کے دل میں یہ گمان گزرے کہ مذہب اور اخلاق ایک ہی چیز ہے۔ اسلیئے میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اخلاق اور مذہب کی جدا جدا تعریف کر دوں۔ اخلاق انسان کی اس حالت اور قوت سے مراد ہوتی ہے جس کے ذریعہ انسان اپنے قویٰ کا صحیح استعمال سیکھتا ہے۔ اور ان امور سے آگاہی حاصل کرتا ہے جو اسے اپنی ذات یا غیروں کے مقابلہ میں موجودہ زندگی کو آسائش اور راحت اور عزت سے عمل میں لانا ضروری ہے یا یوں کہو کہ اخلاق وہ شریعت یا قانون ہے جو انسان کی قوت ضمیری سے تربیت پاتا ہے۔ اور مذہب اس جامع قانون کا نام ہے جو انسان کی قوت ضمیری کی بھی رہنمائی کرتا ہے مختصر یہ کہ ان مؤثرات اربعہ میں ہی علم الحیات ایک ایسی شاخ انسانی کمالات کے حصول کی ہے کہ مذہب کو بھی اسے اپنی ہدایت کے اسباب اور ذرائع میں داخل کرنا پڑا۔

علم الحیات سب سے زیادہ مؤثر ہے نری تعلیم اتنی مؤثر نہیں ہوسکتی جسقدر کسی شخص کے حالات زندگی اور اسلیئے کہا جاتا ہے کہ نمونہ تعلیم سے بہتر ہے قرآن کریم نے اس فطرتی اصل کو بھی ہاتھ سے نہیں دیا جو اسکے خدا کی طرف سے ہونیکا بجائے خود ایک زبردست ثبوت ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا۔ ولقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر واقعہ اور آپکی ہر حرکت و سکون نوع انسان کیلیئے اعلیٰ درجہ کا نمونہ ہے۔ جو زندگی کی ہر منزل اور ہر حالت میں بہترین رہنما ہے۔

اس اصل کو قرآن مجید نے کیوں اختیار کیا؟ صرف اسلیئے کہ کسی خاص شخص کے حالات زندگی زیادہ مؤثر ہوتے ہیں اور چونکہ یہ ایک مستحکم اصل تھی اسلیئے اللہ تعالےٰ نے ایسے سامان اور اسباب بھی پیدا کر دیئے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے تمام واقعات محفوظ ہوگئے اور ابتک محفوظ چلے آتے ہیں اور نہ صرف یہی بلکہ جس امر کو ہم بطریق خارق عادت بیان کرسکتے ہیں وہ یہ ہے کہ آپکو زندگی کے تمام منازل میں سے اللہ تعالےٰ نے گذار دیا۔ اور یہ ہونا بھی چاہیئے تھا اسلیئے کہ آپ نوع انسان کے ہادی اور نوع انسان کے لیئے نمونہ تھے۔

غرض یہ مسلمہ مسئلہ ہے۔ کہ جسقدر مخصوص آثار اور مشخص جذبات مؤثر ہوتے ہیں اسقدر عام آثار اور غیر مشخص جذبات اثر انداز نہیں ہوسکتے یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں نے علم الحیات پر تنقیدی بحثیں لکھی ہیں۔ انہوں نے تاریخ اور سوانحعمری پر ایک خاص بحث کی ہے۔ کہ کیا سوانحعمری مقدم ہے یا تاریخ اور کیا تاریخ زیادہ مؤثر ہے یا سوانح عمری؟

تاریخ اور سوانحعمری میں بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مضمون پر مختصر سی روشنی ڈالوں۔ تاریخ ہمارے معلومات میں کچھ شک نہیں ایک بیش قیمت اضافہ کرتی ہے۔ یہ اضافہ معلومات کسی قوم یا ملک یا فن کے عام حالات اسکی ترقی و تنزل اسکی وقتاً فوقتاً تبدیلیوں کے متعلق ہوتے ہیں۔ اس میں بھی کوئی کلام نہیں کہ بعض بعض اوقات ان حالات اور معلومات سے آنی طور پر ہم متاثر بھی ہوتے ہیں مگر بیشتر یہ معلومات

فتح

مدرسہ تعلیم الاسلام کی تعلیم کا اثر

مدرسہ تعلیم الاسلام کے بورڈنگ ہوس میں ہر جمعرات کو بورڈروں کی ایک مجلس ہوتی ہے۔ جس میں دینی مضامین پر تقریریں ہوتی ہیں۔ ۲۰۔ مارچ کی رات کو جو جلسہ تھا اس میں اول مڈل کے تین لڑکوں عبد الغنی عبد الباسط اور بشیر احمد نے علی الترتیب سچ نماز اور اتفاق پر اپنے مضمون پڑھے ہر سہ مضمون نہایت قابلیت اور واقفیت مذہبی کا نمونہ تھے میں ان میں صرف عبد الباسط کے مضمون کا مختصر ذکر کرنا چاہتا ہوں اسلئے کہ یہ وہی مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کا بچہ ہے جس کے متعلق اخبارات اور خطوط کے ذریعہ شور مچایا گیا ہے میں عبد الباسط کے اس مضمون کو سن کر خصوصاً خوش ہوا ہوں اسلئے کہ میں اسکے یہاں لانیکا محرک تھا اور خدا کا شکر ہے کہ محض اسی کے فضل سے یہ بچہ جو ترقی کر رہا ہے اور اسکا اندازہ اس کے مضمون سے ہو جائیگا اور وہ یہ ہے۔

معزز بزرگو! اور میرے عزیز سکول فیلوز

یہ کون ہے جو آپکے سامنے کھڑا ہے؟ یہ ایک نالایق لڑکا ہے جسکو کم علم کہنا بھی اسکی تعریف ہے حق یہ ہے کہ اسے جاہل کہنا عزت دینا ہے۔

جس مضمون پر میں تقریر کرنا چاہتا ہوں یعنی **نماز** وہ کسی مقتدر اور عالم مولوی کا کام ہے پھر بھی جو کچھ میری سمجھ میں آتا ہے کہتا ہوں۔

نماز مومن کا معراج ہے۔ اسکے ذریعہ انسان خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرتا ہے۔ اور اسکی غلطیاں اور کمزوریاں دور ہوتی ہیں۔ وہ گناہوں سے بچ جاتا ہے کیونکہ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ **ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر** یعنے بیشک نماز بدکاریوں اور برائیوں سے روک دیتی ہے۔ پھر نماز سے اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ ذکر الٰہی ہے۔ لوگ نماز کو ایک ٹیکس اور بوجھ سمجھکر ادا کرتے ہیں جسکی وجہ سے انہیں نماز سے محبت نہیں ہوتی نماز کو خدا کی یاد کا ذریعہ سمجھنا چاہئیے۔

وقت کی پابندی عمدہ چیز ہے۔ اور نماز اسے سکھاتی ہے کیونکہ وقت مقررہ پر نماز پڑھنی پڑتی ہے نیچر بھی وقت کی پابندی کی تعلیم دیتا ہے۔ دیکھو سورج اپنے وقت مقررہ پر نکلتا ہے اور وقت مقررہ پر چھپتا ہے۔ کبھی نہیں ہو سکتا کہ جون کے مہینے میں برف پڑے اسی طرح نمازوں کے بھی وقت ہیں اور نمازوں کو انکے وقت پر ہی ادا کرنا چاہئیے۔ نماز کے لئے طہارت کی ضرورت ہے۔ اور طہارت دو قسم کی ہے۔ جسمانی اور روحانی۔ اسلام نے جسمانی طہارت کے اصول بتائے اور پھر روحانی طہارت کے۔ نماز کے ذریعہ دونوں باتیں حاصل ہوتی ہیں۔

آجکل نوجوان نماز کی پابندی نہیں کرتے اسکی وجہ یہ ہے کہ ماں باپ دنیوی علوم کی طرف انہیں متوجہ کرتے ہیں اور جب سے وہ ہوش سنبھالتے ہیں تو بجائے الحمد للہ سکھانے کے Cat سکھاتے ہیں اور اسپر خوش ہوتے ہیں۔ پس نماز کی پابندی شروع سے اگر کرائی جاوے تو اسکا عمدہ اثر پڑتا ہے۔

میں اذان کی بابت بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں نے عبادت کے واسطے جمع کرنیکے جو طریق مقرر کئے ہیں۔ وہ انسان کی روح پر کوئی اثر اور جوش پیدا نہیں کرتے کسی نے گھنٹے بجا لئے اور کسی نے سنکھ ان سے کیا فائدہ؟ جب مؤذن اونچے چبوترے پر کھڑا ہوکر اللہ اکبر کہتا ہے تو انسان کے دل پر یہ الفاظ اثر کئے بغیر نہیں رہتے پھر اذان میں کیسی توحید سکھائی ہے کہ اللہ کے لفظ سے شروع ہوتی ہے اور اللہ ہی کے لفظ پر ختم ہوتی ہے۔ اسی طرح نماز بھی پس نمازوں کی پابندی بڑی عمدہ چیز ہے۔ اب میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہتا۔ اگر کوئی غلطی ہو تو آپ معاف کریں"

میں اس تقریر پر کوئی ریمارک نہیں کرنا چاہتا جس خوبی کیساتھ اس بچے نے اپنے مضمون کو ادا کیا ہے۔ وہ نہایت قابل تعریف ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مضمون لکھکر نہیں پڑھا بلکہ زبانی تقریر کی اور یہ خدا کا فضل ہے اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کی تربیت کا نمونہ وہ بچہ جسے ایک آوارہ گرد لڑکا کہا جاتا تھا اور وہ جو فی الواقع آوارہ تھا۔ خدا کے فضل سے ایسی ترقی کر رہا ہے خدا کرے کہ وہ نیکی اور سعادت میں نمونہ ہو اور اسلام کا خادم۔ آمین

ہمارا سالانہ جلسہ

سالانہ جلسہ ہر روز قریب ہو رہا ہے۔ اسی اخبار میں کسی دوسری جگہ ضروری ہدایات دیگئی ہیں۔ سالانہ جلسہ کے انتظام کے لیئے قادیان میں ایک مجلس ناظم مقرر کیگئی ہے۔ اور مختلف کام مختلف دوستوں کے سپرد کر دیے گئے ہیں اور جہانتک انسانی تجاویز اور سوچ و فکر ہماری رہنمائی کرتی ہیں مہمانوں کے آسایش و آرام کے لیے انشاء اللہ پوری کوشش کیجائیگی جیسا کہ نمبر پہلے بھی الحکم میں برنگ تجویز پیش کیا تھا مختلف جماعتوں کی طرف سے کام کرنیوالے آدمی پہلے سے یہاں آجانے ضروری ہیں۔ اس تجویز کو **مجلس ناظم** نے پسند کیا ہے۔ اور عنقریب اسکے متعلق انجمنوں کے نام سرکلر لیٹر شایع کیجایگی۔

بٹالہ۔ اسباب کے لانیکے واسطے گڈوں کا بھی حسب معمول انتظام کیا جائیگا۔ اور جلسہ کو زیادہ مفید اور کارآمد بنانیکے لیئے یہ سوال بھی زیر غور ہے۔ کہ پروگرام ایسے طور پر مرتب کیا جاوے کہ زیادہ حصہ قومی کاموں کے لیئے دیا جاسکے۔

ان تمام امور کے انصرام کیلئے روپیہ کی ضرورت ہے مزوریات جلسہ کے لیئے اسوقت روپیہ بہت جلد بھیجنا چاہئیے۔ باقی ہدایات وقتاً فوقتاً شایع ہوتی رہیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

راجپوتوں میں ارتداد کا انسداد

راجپوتوں کے ارتداد کے لیئے جو کوششیں آریہ سماج نے کی ہیں اور جو وہ کر رہی ہیں۔ اسکے برے نتایج اور مضر اثر کو روکنے کے لئے بعض راجپوت دوستوں نے ملکر جو تحریک کی گئی تھی۔ اسکے متعلق چودہری مولا بخش صاحب نے نہایت پرجوش تحریر بھیجی ہے۔ اور وہ اس کام میں بہت بڑی مدد دینے کے لیئے ہر طرح سے آمادہ ہیں اور وہ اور انکے بھائی صاحب ایک ایک مہینے کی تنخواہ اگر یہ تجویز ہو تو دینے کو آمادہ ہیں۔ اور یا اگر دس دس روپیہ فی آدمی دے تو بھی بہت سے آدمی جو راجپوت ہیں اسکام میں مدد دینے کو وہ آمادہ کر سکتے ہیں۔ چودہری صاحب چاہتے ہیں کہ ایام جلسہ میں وہ راجپوت برادران کی ایک مختصر سی مشاورت کریں اور پھر اس کام کو ایک ضبط اور انتظام سے چلایا جاے گا۔ نیکر آمین چودہری غلام احمد صاحب ساکن کریام نے پانچ روپیہ (چندہ) اور چودہری عنایت الٰہی خان صاحب نے سرگودہا سے دس روپیہ اس فنڈ میں بھیجدیئے ہیں دوسرے دوستوں کو بھی جلدی کرنی چاہئیے۔ جلسہ کے موقعہ پر اس انجمن کے مختصر سے قواعد ترتیب دیکر دوستوں کے سامنے رکھدونگا۔ چودہری مولا بخش صاحب اپنے دوستوں اور بھائیوں سے دس روپیہ فنڈ میں جمع کر کے بھیجدیں اور یہ تمام رقوم جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا گیا ہے حضرت **خلیفۃ المسیح** کے نام بھیجنا چاہئیے۔ جبتک پانچسو روپیہ کم از کم جمع نہ ہو جاوے یہ کام شروع نہیں ہو سکتا۔ صرف روپیہ ہی اس کام کے لیئے ضروری نہیں بلکہ نہایت اخلاص اور دردمند دل سے دعاؤں...

مختصر نوٹ

گناہ ایک ایسا زہر ہے۔ جو اسوقت پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان خدا کی اطاعت اور خدا کی پرجوش محبت اور محبانہ یاد الٰہی سے محروم اور بے نصیب ہو اور جیسا کہ ایک درخت جب زمین سے اکھڑ جاوے اور پانی چوسنے کے قابل نہ رہے تو وہ دن بدن خشک ہونے لگتا ہے اور اسکی تمام سرسبزی برباد ہو جاتی ہے یہی حال اس انسان کا ہوتا ہے۔ جسکا دل خدا کی محبت سے اکھڑا ہوا ہو۔ پس خشکی کی طرح گناہ اسپر غلبہ کرتا ہے۔ سو اس خشکی کا علاج خدا کے قانون قدرت میں تین طرح سے ہے اول محبت الٰہی دوم استغفار جس کے معنے ہیں دبانے اور ڈھانکنے کی خواہش کے کیونکہ جب تک مٹی میں درخت کی جڑ جمی رہے تب تک وہ سرسبزی کا امیدوار ہوتا ہے۔ تیسرا علاج توبہ ہے یعنی زندگی کا پانی کھینچنے کے لئے خدا کی طرف پھیرنا اور اس سے اپنے تئیں نزدیک کرنا اور معصیت کے حجاب سے اعمال صالحہ کیساتھ اپنے آپکو نکالنا۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ توبہ کا کمال اعمال صالحہ کیساتھ ہے۔

انسانی ہمدردی حقیقت میں ایک قابل قدر جوہر ہے۔ اور دوسروں کو بچانیکے لئے خود تکلیف اٹھانا لاریب بڑے بہادروں کا خاصہ ہے۔ مگر ایسی ہمدردی اور ایثار کی مثال دنیا کی تاریخ شاید کبھی پیش کر سکے۔ جو عیسائی یسوع کے کفارہ کی شکل میں پیش کرتے ہیں۔ اس ہمدرد بنی نوع انسان کی اس حرکت پر کیوں ہنسی نہ کی جاوے جو کسی دوسرے شخص کے دردسر پر رحم کھا کر اپنے سر پر پتھر مارلے۔

قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کا نام السلام آیا ہے اسکے معنے ہیں کہ تمام عیبوں سے پاک اور تمام مصائب اور سختیوں سے محفوظ ہے۔ بلکہ سلامتی دینے والا ہے۔ اب اگر آپ ہی مصیبتوں میں پڑتا لوگوں کے ہاتھوں سے مارا جاتا۔ اور اپنی آرزوؤں میں ناکام رہتا تو پھر اس بد نمونہ کو دیکھکر کس طرح دل تسلی پکڑتے کہ ایسا خدا ہمیں ضرور مصیبتوں سے نجات دیگا اب عیسائی غور کریں کہ جس خدا کا نمونہ انہوں نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے وہ ایک عجز و تہی ناکامی اور یاس کی تصویر سے بڑھکر کیا وقعت رکھتا ہے؟

ہندوستان کی نظر عنایت

ہندوستان نے ایک سویا ہوا نوٹ ایڈیٹر الحکم کے خلاف آریوں کو اشتعال دلانیکے لئے لکھا ہے آریہ سماجی دوست پہلے کب اس سے خوش ہیں جو انکی ناراضی اسکے لئے موجب افسوس ہوگی سماجی صاحبان اپنی زبان اور قلم کو قابو میں نہیں رکھ سکتے اور راستبازوں کے سردار اور امام سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں اور شوخیاں کرنا اپنا ضروری کام سمجھتے ہیں پس ہم ان سے کب مصالحہ کر سکتے ہیں جیون تت لاہور میں پنڈت دیانند صاحب کی لائیف لکھی جارہی ہے۔ اسکے خلاف ارجن نے اسی طرح شور مچایا جس طرح پچھلے دنوں ہندوستان نے ہنٹر کے خلاف آسمان سر پر اٹھایا تھا۔

میں اسپر لکھا تھا کہ جیون تت نے اعتراضات کا جواب دے اگر دے سکتے ہو اور جب تم اپنے بزرگوں کی نسبت کچھ سننے کا حوصلہ نہیں رکھتے تو دوسروں کے بزرگوں پر زبان ست کھولو اس جرم میں ہندوستان نے جیون تت پر مقدمہ چلانے کی رائے کا اپنی زبانی اظہار کرکے الحکم کو جیون تت کی حمایت کرنیوالا قرار دیکر جرم اعانت کا مجرم ٹھہرایا ہے۔ ایڈیٹر الحکم اپنی اس رائے پر نہایت استقلال کیساتھ قائم ہے جو اسنے پہلے دی ہے اور اب بھی وہ کہتا ہے۔ کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمپر کوئی اعتراض نہ ہو تو دوسروں کے بزرگوں کی عزت کرو۔ اور جیون تت کے خلاف اس طرح شور برپا کرنیکی بجائے واقعات سے اسے جواب دو۔ اس تنقید کو الٹے معنوں میں لینا ہمارے دوست ہندوستان ہی کا کام ہے اسلیئے میں کہتا ہوں۔ زندہ باش! مرداں چنیں کنند

لاہور کے مقدمات بغاوت کا فیصلہ

لاہور میں جو مقدمات بغاوت کا سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر تھے انکا فیصلہ شروع ہو گیا ہے لالہ اینشری پرشاد ایڈیٹر بیداری کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف کو تین سال قید سخت اور زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند ۶ ماہ قید محض کی سزا ہوئی اور منشی رام ایڈیٹر سہایک کو جرم بغاوت میں سات سال عبور دریائے شور اور ضیاء الحق ایڈیٹر پیشوا کو پانچسال عبور دریائے شور کی سزا ہوئی اور ساتھ ہی عدالت نے کہا کہ بوجہ رحم جرمانہ کی سزا نہیں دیگئی۔

جن ملزموں نے گورنمنٹ پنجاب سے معافی کی درخواستیں کی تھیں وہ نامنظور ہو چکی ہیں ان ملزموں کی عبرت انگیز سزائیں اخباری شورشوں کا قرار واقعی انسداد کا موجب ہونگی۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ جدید پریس ایکٹ نے بہت بڑی اصلاح کر دی ہے۔

سرکاری مدارس میں مذہبی تعلیم کے لیے اکثر گورنمنٹ کو اس غرض سے توجہ دلائی گئی تھی کہ بغیر اس قسم کی تعلیم کے ملک کی اخلاقی حالت قابل اطمینان نہیں ہو سکتی۔ ہز ایکسیلنسی سر جارج کلارک گورنر بمبئی نے بحیثیت چانسلر بمبئی یونیورسٹی کے امید دلائی ہے کہ گورنمنٹ اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے اور مذہبی پیشواؤں سے اسکے متعلق مشورہ کیا گیا ہے۔ لیکن آپکی رائے میں یہ مسئلہ پیچیدہ و دقت طلب ہے۔ کہ انگلستان میں بھی اسکا کوئی خاطر خواہ فیصلہ نہ ہو سکا۔ ہم کو اسکی پیچیدگی سے انکار نہیں ہے۔ لیکن انگلستان کی نظیر ہندوستان کے لیئے بے محل ہے مغرب و مشرق کے آداب اخلاق و طرز معاشرت میں بہت فرق ہے۔ مغرب میں سائنس کا اثر اتنا زبردست ہے کہ مذہب سے ایک شخص علیحدہ ہو کر بھی مہذب رہ سکتا ہے۔ لیکن مشرق میں چونکہ مذہب و اخلاق دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ اسلیئے ناممکن ہے کہ مذہب سے جدا ہو کر صرف اخلاقی کورس طلباء میں حسن خلق و تہذیب کے جذبات پیدا کرسکے ہز ایکسیلنسی کا یہ ارشاد کہ مذہبی تعلیم کے لیئے سرکار سے امداد مانگنا زیادہ بکار آمد نہیں ہے۔ اسکا انحصار خود آپ پر ہے۔ آپ ہی اپنے بچوں کے اخلاق و جذبات کو آراستہ کر سکتے ہیں۔ ضرور قابل تسلیم ہے۔ مگر جہانتک ہمکو معلوم ہے۔ ہندوستانیوں نے اپنی مذہبی تعلیم کے لئے نہ کبھی گورنمنٹ سے مدد طلب کی ہے۔ اور نہ کرنا چاہتے ہیں وہ صرف اسی مقدمہ کا فیصلہ سننا چاہتے ہیں۔ کہ ہندوستان کے روپے سے جسقدر سرکاری مدارس قائم ہیں ان میں گورنمنٹ مؤثر و نتیجہ خیز اخلاقی تعلیم کی سسٹم جاری رکھنی چاہتی ہے۔ یا نہیں جواب اگر اثبات میں ہے تو کیا پچاس برس کے تجربے سے بھی اس قسم کا تصفیہ نہیں ہوا۔ کہ مشرق میں مذہب سے جدا رکھکر اخلاقی تعلیم بالکل بے اثر ہوا کرتی ہے۔ اور اگر نہیں چاہتی تو پھر یہ "کج دلد دم برید" کی پالیسی کس لئے ہے۔ اس سسٹم کو سر سے حذف کر دینا چاہیئے اور بجائے اسکے دوسرے مفید مضامین کی تعلیم پر زور دینا چاہیئے ۔

افریقہ میں اشاعت اسلام کے متعلق رائٹر ایجنسی کے پیغام کو جو اس نے ۱۷ فروری کو لنڈن سے بھیجا ہے اکثر لوگوں نے سرسری نظر سے پڑھکر چھوڑ دیا ہوگا۔ سوڈان میں عیسائیت کی تبلیغ کیلئے تمام یورپ کی طرف سے ایک متحدہ مشن قائم ہے جس نے حال میں ڈاکٹر کارگم کو تمام اس غرض سے روانہ کیا تھا کہ ڈاکٹر صاحب کئی ماہ کے سفر کے بعد واپس آگئے ہیں۔ انکا بیان ہے کہ بت پرست اقوام کو تسخیر کرنیکی جو کوششیں یورپ کر رہا ہے۔ اسکے دوران میں مسلمان تاجر بھی آجاتے ہیں اور انکی کوششیں سرعت کیساتھ افریقہ میں اسلام پھیلا رہی ہیں اور انجامکار تقریباً سارے براعظم کو مسلمان بناکے چھوڑینگے۔" ڈاکٹر صاحب کی رائے میں یہ بات سخت خطرناک ہے۔ انگریزی فرانسیسی حکام معاملہ کی اہمیت کو سمجھ جاتے ہیں اور وسطی سوڈان میں مسیحیت کے پھیلانے کی سخت ضرورت ہے۔ اس امر کے اظہار کی ضرورت نہیں کہ یورپ اس امر کو کسقدر اہم سمجھ رہا ہے۔ اور رائٹر ایجنسی نے اہمیت بڑہانے کیلئے تمام دنیا پر اس تقریر کے بتی اثر ڈالنے کی حاجت کیوں محسوس کی؟ لیکن عبرت خیز امر یہ ہے کہ (۱) دنیا میں اسوقت تبلیغ اسلام کا کوئی باقاعدہ مشن نہیں ہے اور نہ زمانہ کی مخالف کوششیں اس کام کو چلانیکی اجازت دیتی ہیں باایں ہمہ اسلام خود بخود پھیل رہا ہے۔ اور دنیا میں اپنے آپ جگہ نکالتا جاتا ہے (۲) اسلام میں غیر اقوام کو جذب کرنیکی اسقدر طاقت ہے۔ اور بطاقت لا نزال الدنیا تسلم و تقترب من الاسلام دنیا ایک ایک دن یا تو مسلمان ہوگی اور یا اپنے اصول و طرز عمل میں اسلام کے قریب آتی جائیگی اسکے رنگ میں اسقدر ڈوبی ہوئی ہے کہ باوجودیکہ ممالک یورپ کی جانب سے عیسائیت کی توسیع اشاعت کے لیئے ایک منظم نظام کے تحت میں متفقہ کوشش ہو رہی ہے۔ بائبل کے ترجمے پانسو زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ اور لاکھوں جلدیں مفت تقسیم ہو چکی ہیں تقریباً ۲۰ ہزار مشنری عیسائیت کی تبلیغ کیلئے تنخواہیں پاتے ہیں فارن مشنری چندہ کی مقدار ۵ کروڑ ڈالر سالانہ تک پہنچ گئی ہے میڈیکل مشنریوں کے ذریعہ سے سالانہ ۳ لاکھ مریضوں کا علاج ہوا کرتا ہے۔ مشن کے ۰۰ شفا خانے اور پانسو یتیم خانے اور خیرات خانے جاری ہیں۔ چھ ہزار مسیحی عورتوں اور بچوں کی خدمت کے لیئے موجود ہیں دیسی مشنریوں کی تعداد ۹۰ ہزار ہے جو اپنے ہی ہموطنوں کی ہدایت کے لیئے مامور رہتے ہیں۔ ۳۰ ہزار سکول اور کالجیں جنکو پراٹسٹنٹ مشنری چلا رہے ہیں آرتھوڈاکس و رومن کیتھولک فرقوں کی کارگزاری اسکے علاوہ ہے۔ ۱۶۰۰ پبلشنگ ہاؤس و پریس ہیں جنمیں ۰۰ مسیحی اخبار شائع ہوتے ہیں ہزارہا کالج کے طلبا ہیں جو اب مشن کا کام کر رہے ہیں اور ہزاروں نئے طیار ہو رہے ہیں۔ تبلیغ مسیحیت کے اسقدر عظیم الشان و باقاعدہ وسائل کے ہوتے ہوئے اسلام کا بغیر کسی ضابطہ کی اصولی کوشش کے اسپر فتح پانا اور تمام جائز و ناجائز و دنیاوی ترغیبات کے مقابلہ میں محض امر حق کے لیئے ہر طرحکا خارجی دباؤ [illegible] مسلمانوں کا اسلامی تمدن کے آگے سر جھکانا کیا هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله (خدا ہی نے اپنے پیغمبر کو ہدایت و دین حق کیساتھ بھیجا ہے تاکہ اسکو ہر ایک دین پر غالب کرے) کی واضح اور واقعاتی تفسیر نہیں ہے۔

(۳) یہ واقعہ بتا رہا ہے۔ کہ اسلام جب اور جہاں پھیلا ہے اپنی قوت جاذبہ کی وجہ سے پھیلا ہے۔ چین میں کبھی فاتحان اسلام نے فوجکشی کی اور نہ کسی تبلیغی مشن کا انتظام ہوا۔ مگر صرف عرب تاجروں کے اثر سے اسوقت چین میں تین چار کروڑ مسلمان موجود ہیں جزائر غرب الہند میں بھی اسی طرح اسلام پھیلا۔ اور ہندوستان میں بھی جن دنوں سلطان محمود غزنوی کے حملوں کا نام و نشان بھی نہ تھا حضرت سید حسین خنگ سوار کے ذریعہ سے اجمیر میں اسلامی تمدن کی اشاعت ہو رہی تھی۔ اور راجپوتانہ کے سینکڑوں شریف ہندو بغیر کسی پولیٹیکل خیال کے آپ سے آپ اس تمدن کے گرویدہ ہوتے جاتے تھے۔ یہ سچ ہے کہ مدافعت کی پالیسی یا پولیٹیکل واقعات نے مسلمانوں کو تلوار اٹھانے پر بھی بعض اوقات میں مجبور کر رکھا تھا لیکن اشاعت اسلام کی اصلی غرض ہمیشہ تبلیغ سے پوری ہوئی ہے۔ اور ہو رہی ہے (۴) مسلمان گو خاموش ہیں اور اسلام کے ذریعہ سے کسی قسم کا پولیٹیکل فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور نہ اس مقدس مقصد کو پالٹیکس میں آلودہ کرنا چاہتے ہیں پھر بھی یورپ کن نظروں سے اسلام کو دیکھ رہا ہے۔ اور مسلمانوں کی جانب سے اسکے دل میں کیا کیا خطرات ہیں (۵) مسیحیت کی تبلیغ اور پالٹیکس دونوں کسقدر دست و گریبان ہیں۔ کہ بقول ڈاکٹر کارگم افریقہ میں انگریزی و فرانسیسی مقبوضات کے حکام کو فرائض حکمرانی کے ساتھ اشاعت مذہب کی بھی فکر ہے یعنی ملک گیری کیساتھ مذہب ستانی بھی ضروری سمجھتی ہیں اور پھر اسپر کہا جاتا ہے کہ یورپ کے تمدن کو کسی مذہب و ملت سے کوئی علاقہ نہیں ہے ؎

پارسائی کا نقش غیر کو دکھلاتے ہیں پھر کہیں ہو سے نہ آجائے تبسم مجھکو

دین الحق
یا
ہمارا مذہب

ناظرین یہ وہ دُر بے بہا اور تحفہ لایا ہے کہ جو احمدی احباب کے لیئے مدت کے غور و تجربہ کے بعد ایک سال کی محنت میں ناچیز خادم الحق نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ عقاید و مذہب و تعلیم کو حضور ممدوح کی کل تصنیفات و تحریرات و تقریرات سے اخذ کر کے بلفظہ مندرجہ عنوان نام رسالہ میں جمع کر دیا ہے۔ حجم دس جزو سے زیادہ تقطیع ۱۸×۲۲ کاغذ چکنا ولایتی ٹائٹل رنگدار چھپائی و لکھائی عمدہ بفضل الہی چھپکر طیار ہے۔ ایسی مکمل مجموعہ کی جسقدر اہل سلسلہ کو ضرورت تھی وہ کسی بزرگ سلسلہ عالیہ سے مخفی نہیں۔ اب میری واجب التعظیم ذیمقدرت اصحاب کا فرض ہے۔ کہ بہت جلد اسکو غیر احمدیوں میں پہونچائیں اور کم از کم ایک ایک نسخہ اپنے پاس رکھیں کیونکہ مزید سے وقت یہ بڑا کام دیگا۔ قیمت فی جلد ۸ر مجلد کی ۱۰ر علاوہ محصول ڈاک کے درخواستیں مع تفصیل پتہ ذیل پر بہت جلد بلا تامل ارسال فرماویں دس جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت۔

المشتہر قاسم علی احمدی ایڈیٹر اخبار الحق دہلی ترا ہا بیرم خان پرانی منڈی بہوجل

دارالامان کا ہفتہ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح اور آپکا خاندان اور ایسا ہی حضرت مسیح موعود مغفور کا خاندان اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہمہ وجوہ تندرست ہیں اور تبلیغ اور اشاعت دین کے لئے جوش سے دعاؤں میں مصروف +

(۲) حضرت صاحبزادہ صاحب کا درس باضابطہ ہو رہا ہے پچھلے دنوں اخبار بدر میں جو قادیان میں ایک تجارتی کمپنی کے قیام اور اسکے متعلق حضرت صاحبزادہ صاحب سے خط و کتابت کرنیکی خبر نکلی تھی۔ اسکی اصلاح تشحیذ الاذہان کے تازہ نمبر میں کیگئی ہے دراصل حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنے دینی مشاغل اور جوش تبلیغ اور تعلیم و تدریس سے اتنی فرصت کہاں کہ آپ کسی ایسے کام کو ہاتھ میں لیں اور نہ آپکی فطرت اس قسم کی واقع ہوئی ہے کہ آپ دنیا کے کسی کام میں کوئی حصہ لے سکیں۔ اسلئے احباب ایسے کسی معاملہ کے متعلق حضرت صاحبزادہ صاحب سے کوئی خط و کتابت نہ کریں۔

ندوۃ العلماء کا سالانہ اجلاس

(نمبر ۴)

جس امر کی طرف مولانا شبلی نے قوم کو متوجہ کرنا چاہا ہے یعنی کسی امیر قوم کا ہونا یہ نہایت ہی ضروری امر ہے۔ اور اسکے نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں نے نقصان اٹھایا ہے۔ اور اٹھا رہے ہیں۔ وحدت کی جسقدر ضرورت ہے۔ وہ بدیہی بات ہے۔ مجھے اسپر لمبی بحث کی حاجت نہیں ہے۔ لیکن وحدت کبھی قائم نہیں ہو سکتی جب تک ایک ہی آواز کے نیچے سب نہ ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے مختلف طبیعتوں اور مختلف رایوں کے ہوتے ہوئے ایک ہی بات پر سب کو متفق اور ایک کر دینا کسی ایسے شخص کا کام نہیں ہو سکتا۔ جو معمولی طاقت اور معمولی دانش کا آدمی ہو اور نہ اس مقصد کو کوئی علمی یا مالی قوت ہی حاصل کر سکتی ہے قہری حکمت ایک حد تک اپنی بات منوا لینے کی طاقت رکھتی ہے۔ مگر ماننے والوں کا دل اور زبان ایک نہیں ہو سکتا پھر وہ کیا راہ ہے جس سے ندوۃ العلماء ایک ملائے اعظم کی ساری باتیں منوا دیگی؟ اگر ندوہ کا یہ منشاء ہے کہ امیر المومنین کا منصب ندوہ کو دیدیا جاوے تو یہ امر سنت اسلام میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ کہ ایک جماعت کو امیر المومنین کا منصب کبھی ملا ہو۔ امیر قوم جو قرآن کی اصطلاح میں خلیفہ کہلاتا ہے

ایک فرد واحد

ہی ہو سکتا ہے۔ اور وہی فروعی اور جزئی اختلافات اور نزاعیں مٹا سکتا ہے۔ اور کسی میں طاقت نہیں ہے۔ میری غرض علماء کی توہین یا تضحیک نہیں میں ایسے خیال کیلئے خدا تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ مگر میں مولانا شبلی اور انکے ہم قافلہ بزرگوں کی خدمت میں ادب سے التماس کرتا ہوں کہ کیا وہ نہیں جانتے علماء کی حالت کیا ہو رہی ہے؟ کس طرح یہ اختلافی جھگڑوں اور فروعی نزاعوں پر انکے ہاں جوت بیزار ہو رہی ہے۔ اور ہر ایک انا خیر منہ کہکر آگے بڑھتا ہے اگر یہ کام صرف آپ کے انتخاب اور اتفاق سے ہو سکتا ہے کہ آج ایک شخص کو آپ امیر قوم بنا لیں تو مبارک! مگر میں درد دل سے عرض کرتا ہوں کہ یہ کام انتخابی سسٹم سے نہیں ہو سکتا اور نہ ہوا۔ ہاں یہ تو میں مانتا ہوں۔ اور تاریخ اسلام اور واقعات رواں اسکے موید ہیں کہ مسلمانوں کا اتفاق اور انتخاب موید ہو سکتا ہے۔ ورنہ خلیفہ یا امیر قوم وہی شخص ہو سکتا ہے۔ جیسکو

خدا منتخب کرے

خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ اور اسی کی آواز میں یہ قوت اور طاقت ہوتی ہے کہ وہ تمام نزاعوں کو ملیا میٹ کر دے۔ اور مفارقت اور مباغضت کو معانقہ اور مصافحہ سے بدل دے اس امر میں آپ میرے ساتھ متفق ہونگے کہ مسلمانوں کی درماندگی شکستہ حالی مذہبی کمزوری عملی غفلت اور ہر قسم کی خرابیاں اسی رنگ کی ہو رہی ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کیوقت عرب میں تھی۔

اسوقت ہمیں یہ فائدہ حاصل ہے کہ ہم ایک ایسی گورنمنٹ کے زیر سایہ ہیں جس نے ہمیں مذہبی آزادی اور مذہبی آزادی کے ساتھ امن اور امن کیساتھ مذہبی فرائض کی بجا آوری اور علوم مذہبی کی تکمیل کے اسباب اور سامان بھی دئے ہیں پھر اگر وہی راہ اسوقت اختیار نہ کیا جاوے تو کوئی فائدہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیا یہ مانی ہوئی بات نہیں ہے۔ کہ مسجدوں اور خانقاہوں میں عجائب خانوں کی طرح ڈھیر بھرے ہوئے ہیں مگر مفتح نہیں (الا ماشاء اللہ) خدا تعالیٰ پر وہ ایمان نہیں وہ راستی اور تقویٰ و طہارت نہیں بلکہ بیباکی اباحت دہریت اور فسق کا مرض عالمگیر ہے۔ پھر باوجود اسباب کے تسلیم کرنے اور مرض تشخیص ہو جانیکے الٹ علاج کیوں کیا جاتا ہے۔ کیوں اسی پہلے نسخہ کی طرف رجوع نہیں کیا جاتا؟

ایک ملائے اعظم کا انتخاب مسلمانوں میں ایک اور مصیبت کا آغاز ہوگا جس شخص کو اس منصب کے لئے منتخب کیا جائیگا اسکی مخالفت میں ایک جماعت اٹھ کھڑی ہوگی اور نیا شغل مسلمانوں کے ہاتھ آجائیگا اور انکی طاقت اور بھی منتشر ہوگی ندوہ نے اپنے اغراض و مقاصد میں مختلف فرقوں کے درمیان اتحاد پیدا کرنا بھی رکھا ہے۔ اسمیں بھی وہ ابتک کامیاب نہیں ہوا کامیاب تو کیا ہونا تھا۔ میں کہہ سکتا ہوں اسنے قدم بھی نہیں اٹھایا۔

لکھنؤ جو ندوہ کا مرکز اور ہیڈ کوارٹر ہے۔ سنیوں اور شیعوں کا اچھا خاصہ رزمگاہ بنا رہا۔ اور اتنا نہو سکا کہ ندوہ داخلت گورنمنٹ کوئی اصلاح ہو جائے۔

میرے اس قسم کے ریمارکس کے یہ معنی نہیں کہ میں ندوہ کی خدمات اور اسکی ضرورت سے لوگوں کو بے پرواہ کرنا چاہتا ہوں۔ اگر میری تحریر کے یہ معنی لئے جاویں تو سخت غلطی اور مجھپر اتہام ہوگا۔ میں ندوہ کو ایک قابل قدر جماعت اور ضروری جماعت تسلیم کرتا ہوں اور مسلمانوں کے لئے اسکے وجود کو ایک مفید شے سمجھتا ہوں۔ اور میں اسے مفیدترین جماعت دیکھنے کا آرزومند ہوں۔ مگر جو بات درست اور صحیح ہو۔ اس سے چشم پوشی کرنیکی پالیسی اسلام نے ہمیں نہیں سکھائی۔

مولانا شبلی نے ملائے اعظم کی تحریک کو بالکل برمحل اٹھایا ہے۔ اور یہی ایک ضرورت ہے۔ جو مسلمانوں کے ذہن نشین کر دینی چاہیئے۔ اگر اس ضرورت کو مسلمان محسوس کریں اور خدا کے فضل سے ہم اسوقت کے متوقع ہیں۔ کہ وہ آتا ہے تو مسلمانوں کی بخت بیداری میں کیا شبہ ہو سکتا ہے؟

جبکہ اس ضرورت کو ندوہ نے محسوس کیا ہے تو میں اسے اس پیغام حق کے پہونچانے سے رک نہیں سکتا کہ اے ندوہ کے محترم علماء! تمہاری تشخیص درست اور بالکل صحیح ہے۔ یہی علاج قوم کی اصلاح کا ہے۔ لیکن خدا کے لئے ہندوستان بھر میں نظر اٹھا کر دیکھو اور پھر بتاؤ کہ کون شخص تمہیں ملتا ہے جسکی آواز پر قوم لبیک کہنے کو طیار رہو اور پھر وہ شخص بجائے خود ایسی پوزیشن رکھتا ہو کہ اسکے دل میں اسلام کا درد اور اسکی اشاعت کیلئے جوش ہو مختلف گدیوں اور خانقاہوں میں بعض ایسے بزرگ تمہیں مل سکتے ہیں جو اپنے ہزاروں لاکھوں مریدوں کا ایک دائرہ اور حلقہ رکھتے ہیں لیکن یہ دیکھنا تمہارا کام ہے۔ کہ انکے وجود سے اسلام کی تائید اور اشاعت کا کام کیا ہو رہا ہے۔ جہاں تم یہ موازنہ کرو وہاں تمہارا فرض ہے کہ تم سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بھی مد نظر رکھو اس سلسلہ نے ایک وحدت پیدا کی اور جو ضرورت تم آج محسوس کرتے ہو یہ خدا کے ہی فضل اور تائید سے اسکا پورا سامان رکھتا ہے یعنے وہ ایک خلیفہ اور ایک وجود مفترض الطاعۃ مطاع باذن اللہ کیساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اور پھر جو کام وہ اندرونی اصلاح اور بیرونی تبلیغ و اشاعت کا کر رہا ہے۔ وہ تم سے مخفی نہیں ہے گر ضد اور عداوت کا برا ہو کہ اسے ہی قابل ملامت ٹھہرایا گیا اگر روح اور راستی سے اس سلسلہ کے کام کو دیکھا جاوے تو وہ تمہیں ایک اسوہ حسنہ نظر آئیگا بس

مقتداء طریقہ احمدیہ

جناب حضرت مولنا مولوی حکیم حاجی نورالدین صاحب بارہا ہندوستانی دواخانہ دہلی سے ادویات طلب فرمایا کرتے ہیں نیز اور اطبا بھی ایسا ہی کرتے ہیں کیونکہ یونانی مرکب ادویات پورے اجزا سے بنی ہوئی صرف اسی دواخانہ سے ملتی ہیں

اس دواخانہ نے طب یونانی کے قالب مردہ میں تاب و توان پیدا کردی ہے کیونکہ

اس میں کل امراض کی منتخب یونانی بلکہ ویدک کی بانچسو ادویات طیار ہوتی ہیں۔ اسکا عظیم کاروبار ہے بہت بڑا اسٹاف موجود ہے تاہم کام کی یہ کثرت کہ نہ صرف دن میں بلکہ بڑی رات تک کام کیا جاتا ہے۔

حاذق الملک جناب حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب دہلوی

اور ان کے مشہور خاندان کی خاص خاص مجرب دوائیں صرف اسی دواخانہ میں بنتی ہیں جناب حاذق الملک اس دواخانہ کے سرپرست ہیں اور اس کی آمدنی

مدرسہ طبیہ و شفاخانہ زنانہ دہلی کو دیجاتی ہے۔

شفا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے مگر تدبیر اور تدبیر کیساتھ اخلاص شرط ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ کثرت سے مریض اس دواخانہ کی ادویات سے شفا حاصل کر رہے ہیں کیونکہ

یہ دواخانہ ایمانداری سے اپنا فرض پورا کرتا ہے اور ہر مرض کی دوا اس میں طیار ہے

نوٹ :- ماء اللحم خاص الخاص ارواح اور قوتوں کو ترقی دینے والی دوا ہے۔ مقوی بہتر غذا بہتر دوا جناب حاذق الملک کا خاص خاندانی نسخہ طیار ہے قیمت فی بوتل صر نصف بوتل عہ فہرست ادویات مفت

ٹھیک الفاظ پتہ لکھیئے: **ہندوستانی دواخانہ دہلی - میڈی سنز** تار کا پتہ ہے۔

پانچ روپے (ﷲ) سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

[illegible] ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا [illegible] ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار [illegible] لاکھ روپے [illegible] پانچ روپے کے سرمایہ سے [illegible] روح حیات [illegible] ایجاد ہے چند سال ہوئے [illegible] اور آج تک دس لاکھ روپے [illegible] تمام عمر کے واسطے روح حیات [illegible] اس ایجاد کا استعمال کیا ہو وہ صاف ظاہر ہے [illegible] روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے [illegible] حضرت [illegible] کہ وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو آج تک روح حیات کے مجرب فوائد اور [illegible] سے محروم رہا [illegible] روح حیات [illegible] طاقت بھری ہے [illegible] حضور شہنشاہ [illegible] روح حیات رگ و ریشہ [illegible] صحیح و تندرست [illegible] ہر انسان کو ایسا [illegible] ہندوستان انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور [illegible] استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی [illegible] روح حیات [illegible] دوبارہ زندگی [illegible] دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو [illegible] کمزوری اعصاب پیدا کرکے [illegible] نہ صرف دوا ہی ہے بلکہ اعصاب کی طاقت اور غذا ہے [illegible] قوت باہ حالت طبعی [illegible] روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے [illegible] اختلاج قلب کے واسطے [illegible] اس کا اثر خاص [illegible] اسکے استعمال سے [illegible] عجیب الاثر دوائی جو [illegible] طاقت کا [illegible]

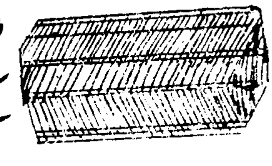
[illegible] حکیم محمد [illegible] طلب کریں

[illegible]

پنجاب کا سب سے بڑا او مشہور کارخانہ ہارمونیم باجہ

سر بیلے خوشنما باہر اعلیٰ پالش شدہ واپسی کی شرط بشرطیکہ استعمال نہ کیا جائے. قیمت نہایت ہی ارزان

سنگل سر دستی ہارمونیم باجہ ۳-اسٹاپ



مبتدیون کے لئے مفید

جو شایقین باجہ سیکھنا چاہیں انکو بہی سیکھنا چاہیئے اس مین سر کا ایک سٹ ہوتا ہی قیمت درجہ اول ۲۵ روپیہ درجہ دوم ۲۰

ڈبل سر دستی ہارمونیم باجہ ۴-اسٹاپ



آواز نہایت ہی سریلی و بلند

اس مین دو سٹ سرونکے لگے ہوئے ہیں قیمت درجہ اول ۳۵ درجہ دوم ۲۹

ڈبل سر فولڈنگ ہارمونیم باجہ



خواہ کرسی پر بیٹھکر پاؤن سے بجایئے خواہ فرش پر بیٹھکر ہاتھہ سے قیمت درجہ اول ۵۰ روپیہ درجہ دوم ۳۹ روپیہ. نوٹ:۔ ہمراہ فرمایش ہر ایک ۵ روپیہ آنے چاہئیں. نزدیکی ترین ریلوے سٹیشن کا نام لکھنا چاہیئے۔

ہارمونیم سیکھنے کی کتب

چراغ ہارمونیم ۱۲ر
رہبر ہارمونیم ۱۲ر
ہارمونیم اوستاد ۸ر
کلید ہارمونیم ۴ر
ہارمونیم درپن ہردو حصہ ۸ر
ہارمونیم گائیڈ ہرچہار حصہ] فی حصہ ۸ر
ہارمونیم مرمت کرنیکی کتاب ۸ر
طبلہ سیکھنے کی کتاب ۸ر
ستار سیکھنے کی کتاب ۵ر

ملنے کا پتہ
مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹیڈ لاہور

تمام و خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر ہارمونیم فیکٹری مسلم ٹریڈنگ کمپنی لاہور آنی چاہئے۔

بہی مزہ اٹھائیں ترجمہ اور نوٹ مین حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود کی تصانیف کو مدنظر رکھا گیا ہے. اسوقت تک پانچ چھہ پارے شایع ہو چکے ہیں قیمت ہر ایک ۴ر

تفسیر سورہ بقر مکمل تین روپیہ چار آنہ

سچائی کا جھنڈا

اشتہارونکی گرم بازاری مضمونونکی تیز و طراری مریضون کی آہ و زاری آجکل وہ سمان دکہلا رہی ہے. کہ الامان لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں چلتا ہے. ہم پہلے دوا مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ بھلا اس مین بہی کچھ دہوکا ہے. قوائے تناسل کے متعلق ان نوجوانو مختلف قسم کی بدکاریون کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے. میں نے اس امراض کے لئے لاجواب معجون طیار کی ہے. جس کے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاء اللہ تعالےٰ فوراً رفع ہوتی ہے. اور ہر قسم کی شکایت کیلئے انشاء اللہ تعالےٰ مفید ہے. ہمارا یہ کام نہ تھا کہ لکھا ہی جواہرات سے لیا رہوئی ہے اول مفت منگائیے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمایئے فی بکس عہ

طلا طلسمی پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی کی نوبت پہنچتی ہے ہمارے اس طلا طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کہائین انشاء اللہ زود اثر پائیں قیمت چھہ ماشہ عاصہ

سرمہ سلیمانی آنکھونکی کل بیماریونکو دفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑہانیوالا قیمت فیتولہ ۸ر

سنون دندان دانتونکی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے قیمت فی بکس ۴ر

المشتہر
حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڈہ
ضلع دہلی

محب اطفال دوسرا نام اسکاٹس ایملشن

ترجمۃ القرآن

قرآن مجید کے مطالب اور معانی کو آسان طور پر سمجہانے کے لئے یہہ ترجمۃ القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے. اور یہہ التزام کیا ہے کہ ہر مہینے کم از کم ایک پارہ ضرور شایع ہو جاوے متن کے نیچے سلیس اردو ترجمہ دیا ہوا ہے اور ترجمہ ایسا معنی خیز ہے کہ معمولی اردو خوان بہی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے. حاشیہ میں تفسیری نوٹ ہین جس سے قرآن مجید کی عظمت اور دلائل نبوت کو پیش کرنا مقصود رکھا گیا ہے حقایق و معارف قرآن کو ایسے طور پر بیان کرنیکی کوشش کیگئی ہو کہ موجودہ زمانہ کے فلسفی اور سائنس دان

جو ہزاروں لاکھوں شفیق والدین نے اس خدمت کے صلہ میں دیا ہے اس نے منکے بچوں کو تندرست کیا ہے. اور ایسا خوش ذایقہ ہے کہ بچے مزے سے اسکو پیتے ہین وہ بیمار بچوں کو تندرست تندرست کو توانا بنا دیتا ہے ذروخت کے لئے سب دوا فروشو کے ہاں موجود ہے اس نشان ہی کو اگر ایملشن کو جو اسکاٹ کے طریقہ کا شناخت نشان ہے ہاتھ سے چھوا نہین جاتا۔



اسکاٹ اینڈ بون لمیٹیڈ
نجنگٹ بیوٹرہ لنڈن